ہے۔ ان حالات میں کیا شوریٰ اپنے ارکان کو اس بات کی اجازت یا ہدایت دے سکتی ہے کہ وہ کسی لڑکی سے شادی کرنے کے لیے اس سے مل جل سکتے ہیں، اس کے ساتھ ہوٹلوں اور پارکوں وغیرہ میں گھوم پھر سکتے ہیں۔

آپ کے خیال میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اس قسم کی ترغیب ارکان کو دی جا سکتی ہے یا نہیں۔ اس کے کیا نقصانات اور فوائد ہو سکتے ہیں۔

آپ کے مسائل بیش تر ایسے ہیں جن کا جواب ہر انسان کا اپنا ضمیر بہتر دے سکتا ہے۔ میں یا کوئی مفتی آپ کو دین کے احکام بتا سکتا ہے، مکان و زماں اور انفرادی حالات کے لحاظ سے ان میں تغیر و تبدل کے اصول بتا سکتا ہے، لیکن اپنے مخصوص حالات کے لحاظ سے ایک شخص کیا کرے، اس کا فیصلہ وہی بہتر کر سکتا ہے۔ ایسے ہی حالات کے لیے نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ جس سے دل میں کانٹے کی طرح کھٹک پیدا ہو وہ گناہ ہے، یا یہ کہ اپنے دل سے فتویٰ پوچھو۔ میں آپ کے سامنے چند بنیادی باتیں رکھ سکتا ہوں:

۱۔ عمل کرنے کے لیے آپ ذاتی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کے سامنے مسئول ہوں گے۔ کسی شوریٰ کے فیصلہ، کسی تحریکی رہنما کی ہدایت اور کسی مفتی کے فتویٰ سے آپ اپنی مسئولیت سے نہیں بچ سکتے۔ اِلّا یہ کہ آپ بالکل جاہل اور ناواقف ہوں، اور جس کو جاننے والا سمجھتے ہوں اس سے مسئلہ پوچھیں، وہ آپ کو غلط بتا دے، اور آپ اس پر عمل کر لیں۔ ایسی صورت میں لعل (امید ہے کہ) آپ کا عذر اللہ کے ہاں قبول ہو جائے۔ لیکن زیرِ بحث معاملات میں ایسے جاہل اور ناواقف آپ نہیں ہیں۔ آپ بہت کچھ جانتے ہیں، اسی لیے آپ کے دل میں خلش ہے، اور آپ سوال کر رہے ہیں۔

۲۔ اللہ کی نافرمانی کر کے اللہ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے، نہ اس کے دین کا کام۔ لیکن اللہ کا حکم کیا ہے اور اس پر حالات کے لحاظ سے عمل کی صورت کیا ہو، یا دو احکام کے معاملہ میں حکم شرعی اور مصلحت شرعی کے تقاضوں میں تضاد ہو تو کیا راہ نکالی جا سکتی ہے، یہ مسائل اپنی جگہ باقی رہتے ہیں۔ مثلاً کوئی یہ کہے کہ جاپان میں تحریک برپا کرنے کے لیے وہاں شادیاں کرنا ضروری ہے، اور وہاں شادی کرنے کے لیے قبل از شادی جنسی تعلق ضروری ہے، تو آپ کا دل خود ہی فتویٰ دے گا کہ اس طرح نہ تحریک برپا ہو سکتی ہے، نہ اللہ خوش ہو سکتا ہے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ غضِ بصر اور حجاب کے احکام کے باوجود، دوسری طرف، شادی سے پہلے لڑکی کو دیکھ لینے کی نہ صرف اجازت ہے، بلکہ ترغیب ہے۔ اب راہ صواب ان دو قسم کی صورتوں کے درمیان ترجیح و تطبیق ہی سے نکل سکتی ہے۔

۳۔ بعض منہیات ابدی ہیں، جیسے قتل اور زنا، بعض میں حالات کے لحاظ سے استثنا ہو سکتا ہے۔ مگر اس کے لیے حکمت، حالات، اور شریعت کے مصالح کا صحیح علم و فہم ضروری ہے۔

۴- میرے نزدیک عورت اور مرد کے اختلاط اور حجاب کے سلسلہ میں احکام کی حیثیت حدود کی ہے، اور ان میں حالات کے لحاظ سے سختی اور لچک کی گنجائش ہے۔ اس گنجائش کا صحیح فیصلہ وہی کر سکتا ہے جس کا دل فتویٰ دینے کا اہل ہو، یعنی علم و تقویٰ کا حامل ہو۔

آپ جانتے ہیں کہ پاکستان میں بھی بے حجاب چہرے سامنے آتے ہیں، لڑکیوں کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے۔ جاپان میں تو اس سے مفر ہی نہیں۔ جب آپ وہاں گئے تو بسوں میں ساتھ بیٹھنا ہوگا، دفتروں اور ہوٹلوں میں ساتھ کام کرنا ہوگا، کوئی کام کے سلسلہ میں بات کرنے آئے تو اپنے کمرہ میں آپ کو اس سے تخلیہ میں ملنا ہوگا۔ تخلیہ میں غیر محرم سے ملنے کو میں سخت قابل احتراز سمجھتا ہوں۔ لیکن دفعتاً اخبار کی رپورٹر میرے پاس آتی ہے تو مجھے اس سے اپنے کمرہ میں ملنا پڑتا ہے۔ کوشش کرتا ہوں کہ دروازہ کھلا رہے، یا کوئی اور بیٹھا رہے۔ لیکن ہر وقت یہ ممکن نہیں ہوتا۔ ایسی اور بے شمار صورتیں ہو سکتی ہیں۔ لیکن میں کسی اجنبی عورت کے گھر میں اس کے ساتھ ملوں، اس کے ساتھ کھانا کھاؤں، یا اس سے شادی کی نیت سے تنہائی میں ملوں، یا سیر و تفریح کو جاؤں، تو پھر پیٹنگ (petting) اور نیکنگ (necking) اور اس سے آگے کے دروازے کھلنے کا قوی خطرہ ہے۔ میری رائے میں اس سے دور ہی رہنا بہتر ہے۔ ممکن ہے جاپان میں اسلامی تحریک مستقل نہ قائم ہو سکے، لیکن آپ کے لیے جنم میں مستقل ٹھکانہ بننے کا امکان تو نہیں ہو گا۔ لیکن اگر کسی لڑکی سے آپ کی کام کی جگہ پر روز ملاقات ہوتی ہے، آپ لوگوں کے سامنے کسی پارک میں بیٹھ جاتے ہیں، یا کہیں ریسٹورنٹ میں کھانا کھا لیتے ہیں، تاکہ نکاح کی غرض سے ایک دوسرے سے واقف ہو سکیں، بات چیت سے آگے نہیں بڑھتے، تو اسلامی تحریک کی خاطر، یا اپنے نفس کو حرام سے بچانے کی خاطر، اس چھوٹی برائی کو، استغفار، ندامت اور شرمندگی کے ساتھ قبول کر لینے کا فتویٰ آپ اپنے دل سے لے سکتے ہیں۔

۵- ایک اہم اصول یہ بھی ہے کہ جو برائی ہے وہ برائی ہے۔ کسی نیکی کے لیے، یا بڑی برائی سے بچنے کے لیے، اس کو کرنے کی رخصت تو مل سکتی ہے، لیکن اس کو جائز اور نیکی سمجھ کر نہیں۔ اضطرار کی حالت میں سؤر کا گوشت بھی کھایا جا سکتا ہے، لیکن غیر باغ ولا عاد کی شرط ہے۔

۶- میں آپ کو یہ مشورہ دوں گا کہ آپ تمام اصول لوگوں کے سامنے رکھ دیں۔ ان کو خود اتنا صاحبِ فہم اور صاحبِ تقویٰ بنائیں، ان کے اندر خدا کا خوف اور گناہوں سے بچنے کا داعیہ پیدا کریں، کہ ان کے دل صحیح فتویٰ دیں۔ لیکن میری رائے میں ان معاملات میں تحریک یا شوریٰ کو صاحبِ امر اور صاحبِ فتویٰ کا مقام اختیار نہ کرنا چاہیے۔

یہ صحیح ہے کہ وہاں شادیاں کرنے سے وہاں تحریک پائیدار بن سکتی ہے، لیکن یہ فرض نہیں۔ دل کو

پاکیزہ رکھنا بڑا مشکل کام ہے۔ لیکن حدود میں رہ کر ایسا ہو سکے تو کیا حرج ہے۔ تحریک تو جب پایدار ہو گی جب خود جاپانی اسلام قبول کر کے داعی اور مجاہد بن جائیں گے۔ یہ مقصد صرف شادیوں سے حاصل نہ ہو گا۔

۷۔ بہت سوال اور فتوے بھی نہ پوچھا کریں۔ آخر جب آپ دار المسلمین سے دار الکفر گئے تو آپ نے نہ پوچھا۔ جب آپ نے غیر محرم لڑکیوں کے ساتھ سفر کیا، کام کیا، تو نہ پوچھا' تو اب آپ تحریک، شوریٰ اور ذمہ دار افراد کے سر ذمہ داری کیوں منتقل کریں۔ (خرم مراد)

کتاب

ارکان اسلام

مصنف

شیخ القرآن حضرت مولانا علامہ اشرف علی قریشی مدظلہ العالی

[illegible] ارکان اسلام [illegible]
[illegible] زکوٰۃ حج اور رمضان المبارک کے احکام و مسائل [illegible]
پر قرآن و سنت کی روشنی میں ایک بیش بہا علمی [illegible]
[illegible] ضروری ہے۔
مصنف [illegible]

خراج تحسین پیش کیا ہے

- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری
- [illegible]
- [illegible]

[illegible]

صفحات ۔ تقریباً ایک ہزار ● خوبصورت جلد ● [illegible]

مزید تفصیلات کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔
[illegible]

شعبہ نشر و اشاعت جامعہ اشرفیہ عیدگاہ روڈ پشاور۔ پاکستان۔ [illegible]